Chapter 45 سورۃ الجاثیۃ Kneeling down

آیات 37

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد ورہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

حٰمٓ ﴿۱﴾

1-حـــا یعنی حلیم یعنی اللہ وہ جو معاملات کی باریکیوں کے مطابق سنورنے کے لئے خطاکاروں کو مہلت فراہم کرنے والا ہے۔م یعنی حکیم یعنی اللہ وہ جو حقائق کی باریکیوں کے مطابق درست و نادرست کی اٹل حدیں مقرر کر کے فیصلے کرنے والا ہے (یہ اس کا ارشاد ہے کہ)!

تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ ﴿۲﴾

2- کتاب کا (یعنی قرآن کا یعنی ضابطۂ حیات کا) نازل کیا جانا اس اللہ کی طرف سے ہے جو لامحدود قوتوں و غلبے والا ہے اور لامحدود حکمت کا مالک ہے۔

اِنَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ لَاٰیٰتٍ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۳﴾

3-اس میں کوئی شک وشبہ ہی نہیں رکھو کہ آسمانوں اور زمین میں اہلِ ایمان کے لئے آیات ہیں (یعنی اللہ کی نازل کردہ سچائیوں واحکام وقوانین کو تسلیم کر لینے والوں کے لئے اِس کائنات کے ہر ذرے اور ہر قوت میں لامحدود حقائق ہیں جو تحقیق کا تقاضا کرتے ہیں)۔

وَ فِیۡ خَلۡقِکُمۡ وَ مَا یَبُثُّ مِنۡ دَآبَّۃٍ اٰیٰتٌ لِّقَوۡمٍ یُّوۡقِنُوۡنَ ﴿۴﴾

4-اور تمہاری تخلیق میں اور (چاروں طرف) پھیلی ہوئی زندگی رکھنے والی دوسری مخلوقات میں ایمان رکھنے والی قوم کے لئے آیات ہیں (یعنی لامحدود حقائق ہیں جو تحقیق کا تقاضا کرتے ہیں)۔

وَ اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ النَّہَارِ وَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ رِّزۡقٍ فَاَحۡیَا بِہِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِہَا وَ تَصۡرِیۡفِ الرِّیٰحِ اٰیٰتٌ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۵﴾

5-اور رات اور دن کے اختلاف (میں آیات ہیں)۔اور اس رزق میں جو اللہ نے آسمان سے نازل کیا پھر وہ زمین کو اِس سے اُس کی مُردنی کے بعد زندہ کر دیتا ہے (ان سب میں آیات ہیں)۔اور ہواؤں کے رخ پھیرنے میں عقل رکھنے

والی قوم کے لئے آیات ہیں (یعنی لامحدود حقائق ہیں جو تحقیق کا تقاضا کرتے ہیں)۔

تِلۡكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتۡلُوۡهَا عَلَيۡكَ بِالۡحَـقِّ‌ ۚ فَبِاَىِّ حَدِيۡثٍۭ بَعۡدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤۡمِنُوۡنَ ۞

6-(جس اللہ کے احکام وقوانین ساری کائنات میں سرگرمِ عمل ہیں اسی) اللہ کے یہ احکام وقوانین ہیں جو ایک ناقابلِ انکار سچائی کی حیثیت سے تمہارے سامنے پیش کیے جارہے ہیں (تاکہ نوعِ انسان اپنی زندگی کے طریقوں وسلیقوں کی بنیاد ان پر رکھے۔لہٰذا، ان سے پوچھا جائے کہ اس قدر واضح حقائق اور دلائل کے بعد بھی اگر وہ ایمان نہیں لاتے تو) پھر اللہ اور اس کی آیات کے بعد یہ لوگ اور کس بات پر ایمان لائیں گے۔

وَيۡلٌ لِّـكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيۡمٍۙ ۞

7-(مگر یادرکھو کہ) تباہی ہے ہر جھوٹے بداعمال انسان کے لیے۔

يَّسۡمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتۡلٰى عَلَيۡهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسۡتَكۡبِرًا كَاَنۡ لَّمۡ يَسۡمَعۡهَا‌ ۚ فَبَشِّرۡهُ بِعَذَابٍ اَ لِيۡمٍ ۞

8-(اور پھر) جس کے سامنے اللہ کی آیات پیش کی جاتی ہیں اور وہ سنتا ہے مگر پورے تکبر کے ساتھ یوں اڑا رہتا ہے جیسے کہ اس نے سنا ہی نہیں۔لہٰذا، ایسے شخص کو تم عذابِ الیم کی بشارت دے دو۔

وَاِذَا عَلِمَ مِنۡ اٰيٰتِنَا شَيۡئَا ۨاتَّخَذَهَا هُزُوًا‌ ؕ اُولٰٓـئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ ؕ ۞

9-اور (اس کا تکبر اسے اتنا سرکش کردیتا ہے کہ) جب ہماری آیات یعنی ہمارے احکام وقوانین میں سے اسے کسی چیز کا علم ہوجاتا ہے تو وہ اسے ہنسی مذاق کے لیے پکڑ لیتا ہے۔ایسے لوگوں کے لئے ذلت ورسوائی پیدا کرنے والا عذاب ہے۔

مِنۡ وَّرَآئِهِمۡ جَهَنَّمُ‌ ۚ وَلَا يُغۡنِىۡ عَنۡهُمۡ مَّا كَسَبُوۡا شَيۡـئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اَوۡلِيَآءَ‌ ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ؕ ۞

10-(اور دنیا میں ان کے لئے اس طرف تو ذلت ہے مگر آخرت میں) ان کے دوسری طرف جہنم ہے اور جو کچھ بھی انہوں نے کمایا ہوگا (اس میں سے کچھ بھی) ان کے کام نہیں آسکے گا اور نہ ہی وہ (ان کے کام آسکیں گے) جنہیں انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنا ولی بنا رکھا ہے۔لہٰذا، ایسے لوگوں کے لئے عذابِ عظیم ہے۔

هٰذَا هُدًى‌ ۚ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمۡ لَهُمۡ عَذَابٌ مِّنۡ رِّجۡزٍ اَ لِيۡمٌ ۞ ع 1 11 17

11-(حالانکہ ایسے لوگوں کو تسلیم کر لینا چاہیے کہ) یہ (قرآن) ہدایت ہے اور جن لوگوں نے اپنے رب کی آیات کو تسلیم کرنے سے انکار کردیا تو ان کے لئے ایسا عذاب ہے جس میں وہ دردناک مسلسل اضطراب میں مبتلا رہیں گے۔

اَللّٰهُ الَّذِىۡ سَخَّرَ لَـكُمُ الۡبَحۡرَ لِتَجۡرِىَ الۡـفُلۡكُ فِيۡهِ بِاَمۡرِهٖ وَلِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ‌ ۚ ۞

12-(ان کو پھر دعوت دی جاتی ہے کہ وہ دیکھیں اور غور کریں کہ) اللہ تو وہ ہے جس نے سمندر کو قوانین میں باندھ کر

تمہارے تابع فرمان کر رکھا ہے تاکہ اس میں اس کے قانون کے مطابق کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اس کی فضیلتوں و فراوانیوں میں سے تلاش کرتے رہو اور تاکہ تم اللہ کے شکر گزار بن جاؤ۔

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝

13-اور (ایک سمندر تو کیا) اس نے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو قوانین میں باندھ کر تمہارے تابع فرمان کر رکھا ہے۔ لہٰذا، یہ حقیقت ہے کہ وہ قوم جو غور و فکر سے کام لیتی ہے تو اس کے لئے اس میں آیات ہیں (یعنی اس کے لئے ان میں لامحدود حقائق ہیں جو تحقیق کا تقاضا کرتے ہیں)۔

قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

14-(بہرحال، اے رسولؐ) اہلِ ایمان سے کہہ دو! کہ ایسے لوگوں کو نظر انداز کیے رکھیں جو یہ امیدیں نہیں رکھتے کہ اللہ کے دن قوموں پر طاری ہو کر رہتے ہیں تاکہ انہیں اس کا بدلہ دے جو کچھ کہ انہوں نے کمایا ہوتا ہے۔

(نوٹ: یہ آیت 45/14 ایام اللہ یعنی اللہ کے دنوں کے بارے میں آگاہی دیتی ہے۔ اس آگاہی کے مطابق اللہ کے قوانین کے مطابق افراد یا قوم یا اقوام پر ان کے اعمال کے نتائج کے مطابق دن طاری ہوتے ہیں جو یا تو ان کے عروج اور خوشگواریوں کے ہوتے ہیں یا ان کے زوال اور تباہیوں کے ہوتے ہیں)۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا ۡ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝

15-(اور اعمال کے صلے کا قانون یہ ہے کہ) جس نے سنورنے سنوارنے والے کام کیے تو اس نے حقیقت میں اپنی ذات کے لئے کیے (کیونکہ اس سے اس کی اپنی ذات ہی توانا و سرفراز ہوتی ہے)۔ اور جس نے بگاڑ و ابتری پیدا کرنے والے کام کیے (تو ان کے بُرے نتائج بھی) اسی پر ہیں۔ مگر (یہ حقیقت یاد رکھو کہ) تم سب اپنے نشوونما دینے والے کی طرف واپس چلے جا رہے ہو۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ۝

16-اور (اس قانون کو سمجھنے کے لئے دیگر سرگزشتوں کے علاوہ بنی اسرائیل کی سرگزشت پر بھی غور و فکر کرو کیونکہ) یہ حقیقت ہے کہ ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب، حکومت اور نبوت عطا کر رکھی تھیں۔ اور ہم نے انہیں نشوونما کے لئے ایسا سامانِ زندگی فراہم کیا جو خوشگوار اور خرابیوں سے پاک ہوا کرتا تھا۔ اور ہم نے انہیں اقوامِ عالم پر فضیلت دے رکھی تھی۔

وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝

17-اور ہم نے جو قانون انہیں دیا تھا وہ بہت واضح تھا (کہ آپس میں قطعی طور پر اختلاف میں مبتلا نہ ہو جانا) تو انہوں نے اختلاف نہ کیا لیکن جب ان کے پاس علم آ گیا تو اس کے بعد انہوں نے آپس میں ہٹ دھرمی کی وجہ سے اختلافات پیدا کر لیے (یعنی ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ جب جب ان کے پاس علم آتا تو وہ اپنے اختلافات ختم کرتے جاتے لیکن اس کے برعکس بجائے علم سے فائدہ اٹھانے کے وہ اپنے تعصب اور ضد کی وجہ سے اختلافات میں پڑے رہے)۔مگر تمہارا رب قیامت کے دن ان کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کر دے گا جن میں وہ اختلافات کیا کرتے تھے۔

ثُمَّ جَعَلۡنٰكَ عَلٰى شَرِيۡعَةٍ مِّنَ الۡاَمۡرِ فَاتَّبِعۡهَا وَلَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَ الَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۸﴾

18-پھر (اس کے بعد اے رسولؐ! اب) ہم نے تمہیں اپنے قانون کی شریعت پر یعنی اپنے قانون کے کھلے راستے پر چلایا ہے۔لہٰذا تم اسی راستے پر چلتے جاؤ۔لیکن ایسے لوگوں کی خواہشات کے پیچھے نہ چلنا جنہیں (حقیقت کا) علم ہی نہیں۔

اِنَّهُمۡ لَنۡ يُّغۡنُوۡا عَنۡكَ مِنَ اللّٰهِ شَيۡـًٔا ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيۡنَ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِيَآءُ بَعۡضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِىُّ الۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۱۹﴾

19- کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ وہ لوگ اللہ کے مقابلہ میں تمہارے کچھ بھی کام نہ آ سکیں گے۔اور یہ بھی حقیقت ہے کہ ظالم ایک دوسرے کے سر پرست ہوتے ہیں۔لیکن اللہ ان کا سر پرست ہوتا ہے جو تباہ کن نتائج سے بچنے کے لئے اللہ کے احکام وقوانین کو اختیار کیے رکھتے ہیں۔

هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحۡمَةٌ لِّقَوۡمٍ يُّوۡقِنُوۡنَ ﴿۲۰﴾

20-(اور اے رسولؐ! تمہیں جو ضابطۂ احکام دیا گیا ہے) یہ نوعِ انسان کے لئے بصیرتیں فراہم کرنے والا ہے اور جو لوگ اس پر یقین رکھتے ہیں یہ ان کے لئے صحیح و روشن راہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور سنورنے والوں کے لئے بتدریج ایسی مدد و رہنمائی فراہم کرتا ہے جو انہیں ان کے کمال تک لے جانے والی ہوتی ہے۔

اَمۡ حَسِبَ الَّذِيۡنَ اجۡتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنۡ نَّجۡعَلَهُمۡ كَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحۡيَاهُمۡ وَمَمَاتُهُمۡ ؕ سَآءَ مَا يَحۡكُمُوۡنَ ﴿۲۱﴾ ع 2 10 18

21-(لیکن) وہ لوگ جو بُرائیاں کماتے رہے یعنی جو زندگی کی غلط روش پر چل کر ناخوشگواریاں اور بربادیاں پیدا کرتے رہے، کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں ہم ان لوگوں کے برابر کر دیں گے جو ہمارے احکام وقوانین کی صداقتوں کو تسلیم کر کے سنورنے سنوارنے کے اعمال کرتے رہے۔(اور کیا ہم ان دونوں گروہوں کی) زندگی اور موت کو ایک جیسا بنا دیں گے؟ (نہیں ایسا نہیں ہوگا۔اور) یہ کس قدر بُرا فیصلہ ہے (جو یہ اپنے دل میں لیے بیٹھے ہیں)۔

وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِالۡحَـقِّ وَلِتُجۡزٰى كُلُّ نَفۡسٍۢ بِمَا كَسَبَتۡ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ﴿۲۲﴾

22- لہٰذا (غلط گمان رکھنے والوں کو غور کرنا چاہیے کہ) اللہ نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک ٹھیک توازن میں تخلیق کر رکھا ہے۔ (سوچو کہ اس قدر متوازن اور عظیم الشان تخلیقات کرنے والا بُروں کو اور اچھوں کو ایک جیسا کیسے کر سکتا ہے؟) مقصد اس سے یہ ہے کہ ہر شخص نے جو جو کچھ کمایا ہے، اس کے مطابق اس کو بدلہ دیا جائے اور ان (میں کسی پر بھی) زیادتی و بے انصافی نہ کی جائے۔

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾

23- (یہ لوگ کہتے ہیں کہ جب انسان کو عقل و فہم دے دیا گیا تو پھر اسے وحی کی رہنمائی کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن) کیا تم نے اس شخص کی حالت پر غور نہیں کیا جس نے اپنی خواہشات کو اپنا معبود بنا رکھا ہے۔ اور علم و عقل رکھنے (کے باوجود اپنے آپ کو غلط راستوں پر چڑھائے رکھتا ہے تو پھر) اللہ اُسے اُنہی غلط راستوں پر چڑھائے رکھتا ہے اور اس کے کانوں پر اور دل پر مہر لگا دی جاتی ہے۔ اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا جاتا ہے (یعنی جب وہ اپنی خواہشات کی پرستش کرتا رہتا ہے تو وہ اُس پر اِس بُری طرح غالب آ جاتی ہیں کہ اسے نہ کوئی درست بات سنائی دیتی ہے اور نہ کوئی حقیقت نظر آتی ہے اور نہ ہی اس کی سمجھ بوجھ کچھ کام کرتی ہے، 46/26۔ ذرا سوچو کہ جب کسی شخص کی یہ حالت ہو جاتی ہے تو پھر) اللہ کی (وحی) کے علاوہ کونسی طاقت ہے جو اس کی رہنمائی صحیح راستے کی طرف کر سکتی ہے؟ لہٰذا، کیا تم اس سبق آموز آگاہی سے کچھ نہیں سیکھتے ہو؟

وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۲۴﴾

24- اور (اپنی خواہشات کی پرستش کرنے والے) یہ بھی کہتے ہیں کہ زندگی بس اسی دنیا کی زندگی ہے۔ (اسی دنیا میں) ہم مرتے اور جیتے ہیں۔ اور ہمیں صرف زمانہ ہلاک کرتا ہے (یعنی کوئی اور ہستی نہیں ہے جو موت دیتی ہے اور پھر زندہ کر دے گی۔ یہ صرف ہم پر زمانہ طاری ہے جس کی وجہ سے زندگی اور موت کا نظام بنا ہوا ہے اور بس)۔ ان لوگوں کو (انسان کی اصل و حقیقت کا) کچھ علم نہیں جس کی وجہ سے یہ اس طرح کے خیال و گمان کی باتیں کرتے رہتے ہیں۔

(نــوٹ: یہ آیت 45/24 آگاہی دیتی ہے کہ جو لوگ بجائے اللہ کے، زمانے کو سب کچھ سمجھتے ہیں تو وہ حقیقی علم نہیں رکھتے۔ بہرحال، جو لوگ زمانے کو سب کچھ سمجھتے ہیں انہیں دہریا کہا جاتا ہے اور ان کے مسلک کو دہریت کہا جاتا ہے)۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾

25-اور (وہ لوگ جو زندگی کو بس اسی دنیا کی زندگی سمجھتے ہیں) ان کے سامنے جب ہمارے احکام وقوانین پیش کیے جاتے ہیں تو ان کے پاس سوائے اس کے کوئی دلیل نہیں ہوتی کہ اگر تم سچے ہو تو پھر اٹھا لاؤ ہمارے باپ دادا کو (تب ہم مانیں گے کہ انسان کو مرنے کے بعد جوابدہی کے لئے پھر اٹھایا جائے گا)۔

قُلِ اللّٰهُ يُحۡيِيۡكُمۡ ثُمَّ يُمِيۡتُكُمۡ ثُمَّ يَجۡمَعُكُمۡ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ لَا رَيۡبَ فِيۡهِ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۶﴾ ع 3/5 19

26-(چنانچہ اس طرح کے انسانوں کو جو زمانے کو ہی اپنی زندگی اور موت کا سبب سمجھتے ہیں، غور کرنا چاہیے کہ نہ زندگی اتفاقاً ملتی ہے اور نہ موت خود بخود واقع ہوتی ہے۔ لہٰذا، اے رسولؐ! انہیں) یہ بتلاؤ کہ یہ اللہ ہے جو تمہیں زندگی عطا کرتا ہے اور وہی پھر تمہیں موت دیتا ہے اور قیامت کے دن وہ پھر تمہیں جمع کر لے گا۔ (یہ ایسی حقیقت ہے کہ) اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہ رکھنا۔ لیکن اکثر انسان (اس حقیقت کا) علم نہیں رکھتے۔

وَلِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَيَوۡمَ تَقُوۡمُ السَّاعَةُ يَوۡمَئِذٍ يَّخۡسَرُ الۡمُبۡطِلُوۡنَ ﴿۲۷﴾

27-اور اللہ وہ ہے جس کا اقتدار واختیار آسمانوں اور زمین پر یعنی ساری کائنات پر قائم ہے۔ اور جس دن (قیامت) کی گھڑی طاری ہو جائے گی تو اس دن باطل پرست (یعنی وہ لوگ جو واضح سچائیوں کے خلاف روش پر قائم رہے) تو وہ نقصان اٹھائیں گے۔

وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۛ كُلُّ اُمَّةٍ تُدۡعٰۤى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ اَلۡيَوۡمَ تُجۡزَوۡنَ مَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۸﴾

28-اور (اس دن) تم دیکھو گے کہ ہر اُمت (کی قوت ٹوٹ چکی ہو گی) اور وہ گھٹنوں کے بل جھکی ہوئی ہو گی۔ ہر اُمت کو بلایا جائے گا کہ وہ اپنی کتاب کی طرف آئے (یعنی اپنے اعمال کے مجموعے کو دیکھ لے جو کچھ اس نے زندگی بھر کیا ہو گا۔ وہ اس کے سامنے ہو گا)۔ کیونکہ آج کا دن وہ ہے جب تمہیں تمہارے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔

هٰذَا كِتٰبُنَا يَنۡطِقُ عَلَيۡكُمۡ بِالۡحَـقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسۡتَنۡسِخُ مَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۹﴾

29-(ان سے کہا جائے گا کہ) یہ ہماری کتاب ہے (یعنی یہ وہ چیز ہے جس میں تمہارے اعمال اپنے اپنے نتائج کے ساتھ اسی وقت درج ہوتے رہے۔ لہٰذا) یہ تمہارے بارے میں ٹھیک ٹھیک بتاتی جائے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ تم کرتے تھے وہ ہمارے حکم سے درج ہوتا چلا جاتا تھا۔

فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدۡخِلُهُمۡ رَبُّهُمۡ فِىۡ رَحۡمَتِهٖ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡمُبِيۡنُ ﴿۳۰﴾

30-(ہر فیصلہ اعمال کے مطابق ہو گا) چنانچہ جو لوگ ہمارے احکام وقوانین کی صداقت کو تسلیم کرتے تھے اور سنور نے سنوارنے کے کاموں میں مصروف رہے، تو ان کا نشوونما دینے والا انہیں اپنی رحمت میں داخل کر دے گا۔ یہ ہے (وہ

منزل) جو واضح کامیابی (کہلائے گی)۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۟ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۱﴾

31-اور (ان کے برعکس) وہ لوگ جو ہمارے احکام وقوانین کی صداقت سے انکار کرتے رہے (تو ان سے پوچھا جائے گا کہ) کیا میرے احکام وقوانین تمہارے سامنے پیش نہیں کیے جاتے تھے؟ مگر تم تکبر میں پڑے رہتے تھے (اور ان سے بغاوت پر تلے رہتے تھے جس کی وجہ سے تم جرائم کرتے رہتے تھے) لہٰذا، تم مجرموں کی قوم ہو۔

وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿۳۲﴾

32-اور جب تم سے کہا جاتا تھا کہ یقیناً اللہ کا وعدہ سچ ہو کر رہے گا اور (قیامت) کی ساعت طاری ہونے میں کوئی شک و شبہ ہی نہیں، تو تم کہا کرتے تھے کہ ہم نہیں جانتے کہ یہ (قیامت) کی گھڑی کیا ہے۔ ہم صرف اسے ایک واہمہ سمجھتے ہیں۔ لہٰذا، ہم اس پر یقین کرنے کے لئے بالکل تیار نہیں۔

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۳﴾

33-اور (اس وقت) ان کی بدعملیوں کے نتائج کھل کر سامنے آجائیں گے۔ اور وہ (عذاب) انہیں گھیر لے گا جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔

وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۴﴾

34-اور ان سے کہا جائے گا کہ جس طرح تم (اِس وقت کے سامنے آنے کی پرواہ نہیں کیا کرتے تھے، اور) تم نے اپنے اس دن کی ملاقات کو بھلا رکھا تھا، ایسے ہی آج ہم نے تمہیں بھلا دیا ہے (یعنی آج تم ہماری مہربانی سے محروم رہ جاؤ گے)۔ اور تمہارا ٹھکانہ (جہنم کی) آگ ہے اور تمہیں کوئی مددگار میسر نہیں آسکے گے۔

ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۳۵﴾

35-یہ اس لئے کہ تم نے اللہ کے احکام وقوانین کو مذاق بنا رکھا تھا۔ اور تمہیں دنیا کی زندگی نے فریب میں مبتلا کیے رکھا۔ لہٰذا، آج نہ تو وہ اس (دوزخ) سے نکالیں جائیں گے اور نہ انہیں توبہ کا موقع فراہم کیا جائے گا (کہ اللہ کے احکام وقوانین کی جانب واپس آکر اللہ کو راضی کرلیں)۔

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۶﴾

36-چنانچہ (یہ ہے اللہ کا نظام جو اس زندگی میں بھی اور اس زندگی میں بھی جو مرنے کے بعد میسر آئے گی، اس قدر بے خطا اور بے نقص ہے کہ ہر عقل و شعور رکھنے والا کہہ اٹھتا ہے کہ) ساری کی ساری تحسین و آفرین (صرف اس اللہ کے لیے ہے) جو سارے آسمانوں کی نشو و نما کر رہا ہے اور جو ساری زمین کی نشو و نما کر رہا ہے اور جو علم دینے والے اپنے سارے جہانوں کی نشو و نما کر رہا ہے۔

ع 4 11 20 وَلَهُ الۡكِبۡرِيَآءُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۳۷﴾

37-اور (اے نوعِ انسان، اسی لئے اعتراف کر لو کہ) آسمانوں میں اور زمین میں یعنی ساری کائنات میں بڑائی اسی کے لئے ہے، کیونکہ وہی غالب ہے اور وہی حقائق کی باریکیوں کے مطابق درست اور نا درست کی اٹل حدیں مقرر کر کے فیصلے کرنے والا ہے۔